

ثابت قدمی سے گزار دینے کے باوجود ان کی کوئی آرزو بر نہ آئی۔

۲۔ لغات : فریب و فاختور دگاں : دنا کا فریب کھائے ہوئے لوگ
یعنی وہ لوگ جنہیں ابتدا میں یقین ہو گیا تھا کہ محبوب محبت میں وفا داری کا ثبوت
دے گا، مگر اصل میں یہ یقین بے بنیاد تھا۔ وہ لوگ دھوکا کھا گئے اور فریب میں
آ گئے۔

شرح :- میں ان لوگوں کا دل ہوں، جو وفا کا فریب کھا چکے ہیں۔ ایسے
دل میں صرف دو چیزیں باقی رہ سکتی ہیں، اول سراسر ناامیدی، دوم سراسر بدگمانی۔
ناامیدی اس لیے کہ شروع میں وفا کا یقین پیدا ہوا تھا تو جتنی امیدیں دل
میں تھیں، وہ ایک ایک کر کے خون ہو گئیں۔ ایسا دل پھر کسی امید کا روادار نہیں ہو
سکتا اور وہ واقعی سراسر ناامیدی بن جاتا ہے۔ بدگمانی اس لیے کہ جب وفا کا یقین
ہوا تھا تو صرف نیک گمان تھا، لیکن جب واضح ہو گیا کہ یہ سراسر دھوکا اور فریب
تھا تو بدگمانی نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ کسی بھی چیز پر نیک گمان پیدا ہونے کی
گنجائش ہی نہ رہی۔

نفیات کا بڑے سے بڑا ماہر وفا کا فریب کھائے ہوئے لوگوں کی طلب کی
کیفیات کا تجزیہ اس سے بہتر نہیں کر سکتا۔



۱۔ شرح : اے سنگر !
تو نے کسی سے بھی دوستی کا حق ادا نہ
کیا۔ جو ظلم مجھ پر نہ ہوا، وہ دوسروں
پر کیا گیا۔ آخری مصرع کی مختلف تعبیریں
ہو سکتی ہے، مثلاً :

۱۔ جو ظلم مجھ پر نہ کیے، ان کا نشانہ
دوسروں یعنی میرے رقیبوں کو بنایا۔ یہ

تو دوست کسی کا بھی ستم گر نہ ہوا تھا
اور وہ پہلے وہ ظلم کہ مجھ پر نہ ہوا تھا
چھوڑا مہر خشب کی طرح دستِ قضا نے
خورد شید ہنوز اس کے برابر نہ ہوا تھا